سوال

ادھار کی وجہ سے سامان کو زیادہ قیمت پر خریدنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بنی میں ملازم ہوں، اس سے میں نے زیادہ قیمت پر مکان خریدا ہے کیونکہ میں ایک کم آمدنی والا ملازم ہوں، تو کیا یہ وہ سود تو شمار نہ ہوگا، جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

وہ سود نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے بشرطیکہ آپ کے معاہدہ کرنے سے قبل کمپنی اس مکان کی مالک ہو۔ اگر انسان کسی چیز کو اس کی موجودہ قیمت سے زیادہ پر ادھار کی صورت میں خریدے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس کے جواز پر مسلمانوں کا اجماع نقل فرمایا ہے اور؛

(الذہب بالذہب "والفضة بالفضة "والبر بالبر "والشعیر بالشعیر "والتمر بالتمر "والملح بالملح "مثلا بمثل "سواء بسواء "یدا بید) (صحیح مسلم "المساقاة "باب الصرف وبیع الذہب بالورق نقدا "ح: 1587)

کے ساتھ، گندم گندم کے ساتھ، جو جو کے ساتھ، کھجور کھجور کے ساتھ اور نمک نمک کے ساتھ، جب کہ وہ ایک جیسے، برابر برابر اور دست بدست ہوں۔ "

۔ (1) تول والی اشیاء وزن میں اور ناپ والی اشیاء ناپ میں برابر ہوں۔ (2) فریقین الگ الگ ہونے سے پہلے قبضہ میں لے لیں اور اگر کوئی چیز کسی دوسری جنس کے ساتھ بیچی جا رہی ہو تو پھر مساوی ہونا شرط نہیں ہے، لیکن جب اسے کسی ایسی چیز کے ساتھ بیچا جا رہا ہو جو اس کے ساتھ علت میں اشتراک رکھتی

(فاذا اختلفت ہذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم "اذا کان یدا بید) (صحیح مسلم "المساقاة "باب الصرف وبیع الذہب بالورق نقدا "ح: 1587)

یہ اصناف مختلف ہوں تو پھر جیسے چاہو بیچو جب کہ سودا دست بدست ہو۔ "

وہ اشیاء جو ان اصناف کے سوا اور علت میں مشترک ہوں تو ان میں سود نہیں ہے، مثلاً حیوان اور کپڑوں وغیرہ کی بیع۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو لشکر کی تیاری کا حکم دیا تو وہ ایک اونٹ خریدتے کہ جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے تو دو اونٹ ادا کر دیں گے [1] دو اونٹ لینے

---

[1] سنن ابی داود، البیوع، باب فی الرخصة، حدیث: 3357

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی